نظرات

موجودہ سیاست بھی عجیب گورکھ دھندہ ہو کر رہ گئی ہے سیاست کے میدان عمل کو دیکھنے کے بعد انسان کی دوستی اور دشمنی کی ساری ہی حدیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اصول کی دہائی دی جاتی ہے مگر جس طرح سیاست میں اصولوں کی مٹی پلید کی جاتی ہے وہ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے — کل کا دشمن آج دوست ہے اور کل کا دوست آج سب سے بڑا دشمن کے روپ میں دکھائی دیتا ہے۔ یہ ہے موجودہ سیاسی داؤں پیچ کا کمال، جو بھی انہونی اس میں ہو جائے وہ نہ ہی ہم ناممکن اسے کہیں گے اور نہ ہی اس پر کسی قسم کے حیرت و استعجاب کا اظہار کریں گے۔

ہماری موجودہ نسل تو آج کے حالات اور آج کی سیاسی روش کے مدنظر چالیس پچاس سال پہلے کے اصول پسندی، رواداری، وضعداری، شرافت، انسانیت، بھائی چارگی دیانت داری، امانت داری اور ایمانداری پر مبنی حقیقی واقعات و حالات سننے سمجھنے اور جاننے کے بعد شاید ہی اس پر یقین و اعتماد کرنے پر آمادہ ہو۔ کیونکہ اس کے سامنے نقشہ تمام تر چالیس پچاس سال پہلے کے حالات و واقعات کے بالکل برعکس ہے —

حدیث نبوی صلعم کا قاری یہ بات بخوبی جانتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب عورتوں پر مردوں کا لباس ہوگا اور مردوں کے جسم پر عورتوں کا لباس ہوگا۔ اور یہ کہ عورتیں اپنے جسم پر برائے نام ہی لباس زیبائش کرنا پسند کریں گی، اور گانوں اور فحش باتوں سے در و دیوار گونجیں گے۔ دیواروں سے گانے سنائی دیں گے"۔ اسوقت دنیادار آدمی کے ذہن میں کسی بھی طرح ان باتوں کو قبول کرنے کی گنجائش نہ نکل سکی، اور آج جب حقیقت میں یہ سب باتیں ان کی نظروں کے سامنے ہیں تو دین و مذہب کی بھلائی و صداقت ان پر عیاں ہو جاتی ہے

مذکورہ بالا تمہیدی کچھ جملے تحریر کرنے کے بعد اب ہم اتر پردیش جو آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کا سب سے بڑا اہم صوبہ ہے اور ملک کی پارلیمنٹ میں اس کی کل تعداد کا ایک تہائی حصہ اسی صوبہ کی نمائندگی کا مرہون منت ہے۔ کے سلسلے میں ۳ جون ۱۹۹۵ء کو اچانک زبردست سیاسی کروٹ و بحران پر اظہار خیال کریں گے ــــ زیادہ دن نہیں گذرے صرف اٹھارہ ماہ پہلے بہوجن سماج پارٹی کے بانی ڈاکٹر کانشی رام نے یوپی کے مرد آہن جناب ملائم سنگھ یادو کے بارے میں کہا تھا کہ یہ پچھڑے و بیکورڈ عوام کے مسیحا ہیں اور ہم برہمن ازم کے خلاف ملائم سنگھ یادو کے ساتھ مل کر ایک ایسی جنگ لڑیں گے جس کا اختتام دلتوں کا عروج اور برہمن وادی طاقتوں کے زوال پر ہوگا ــــ ان بیانات کا عوام پر اثر ہوا اور اتر پردیش میں ۹۳ء کے اسمبلی انتخابات ڈاکٹر کانشی رام کی بہوجن سماج پارٹی اور ملائم سنگھ کی سماج وادی پارٹی نے باہمی اتحاد و اتفاق اور بھائی چارگی کے سمجھوتے سے لڑے جسکے نتیجہ میں دونوں پارٹیوں کے امیدواروں نے اس قدر جیت حاصل کرلی جس سے وہ اتر پردیش میں حکومت بنا سکیں چنانچہ ۱۹۹۳ء میں ملائم سنگھ نے اپنی پارٹی اور بہوجن سماج پارٹی کے ممبران کی تعداد کے بل بوتے پر اتر پردیش میں حکومت کی تشکیل کی جس کے وزیر اعلیٰ خود ملائم سنگھ یادو منتخب ہوئے اس پر ڈاکٹر کانشی رام نے ملائم سنگھ کو اتر پردیش کا فولادی انسان کہا اور مسٹر ملائم سنگھ کی تعریف میں ان کے اس وقت جو منہ میں آیا کہنے سے انہوں نے گریز نہیں کیا ــــ کچھ دن بعد ڈاکٹر کانشی رام نے اتر پردیش کے معاملات دیکھنے کے لئے ایک تعلیم یافتہ خاتون مایاوتی کو بہوجن سماج پارٹی کا قومی جنرل سکریٹری نامزد کردیا۔ انہوں نے اپنی تیز طرار تقریروں سے اتر پردیش میں تہلکہ ہی مچا ڈالا ان کا زیادہ نزلہ گرتا تھا برہمن ازم پر ہندوتو کی پارٹیوں پر، اور سب سے بڑھ کر منو وادی برہمن وادی بھارتیہ جنتا پارٹی ان کی تنقید و ہدف کا نشانہ تھی ــــ برہمن ازم پر نقد و جرح کرتے ہوئے وہ ہندوستان کی تحریک آزادی کے کرتا دھرتا راشٹر پتا مہاتما گاندھی تک کے بارے میں یہ کہنے سے باز نہیں رہیں کہ لفظ ہریجن انہوں نے پچھڑے لوگوں کی تذلیل کے لئے ایجاد کیا ہے۔ اگر یہ لفظ ہریجن صحیح ہے تو پھر انھیں اس لفظ کو اپنے لئے استعمال

کرنا چاہیے تھا ـــ مایاوتی کی ان باتوں سے ہندوستان کے تمام اخبارات میں مایاوتی کے بیانات کا سلسلہ شروع ہوگیا، کانگریس اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈروں نے مایاوتی کے ان باتوں کی سخت ترین الفاظوں میں مذمت کی ـــ یہ سب باتیں اپنی جگہ موجود ہیں۔ نہ تو مایاوتی نے برہمن ازم کے خلاف کہی ہوئی باتوں کی تردید ہی کی اور نہ ہی انکی مذمت میں کانگریس و بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈروں نے جو بیان بازی کی، اسے واپس لیا۔ ایسے میں ہر شخص کو یہ سن کر تعجب ہی ہوا ہے کہ وہ ہی مایاوتی جو برہمن ازم کو ہندوستان کے لئے خطرناک کہتی آئی ہیں نے اسی برہمن ازم کی دلدادہ پارٹی بھارتیہ جنتا پارٹی کے ساتھ اشتراک کرکے اتر پردیش سے ملائم سنگھ یادو کی اٹھارہ ماہ والی حکومت کو ختم کرکے اپنی پارٹی کی حکومت قائم کردی اور خود اتر پردیش کی وزیر اعلیٰ بن گئیں ـــ وزیر اعلیٰ بنتے ہی مایاوتی فرماتی ہیں کہ برہمن ازم ان کی نظر میں کوئی برائی نہیں ہے۔ اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی صدر جناب ایل کے ایڈوانی سے آشیرواد لینے ان کے یہاں گئیں۔ ان کے آگے وہ اس طرح ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوئیں کہ جیسے وہ بھگوان کے آگے فریاد کر رہی ہوں کہ اے مالک تو ہی ہے ہماری کشتی کو پار لگانے والا ـــ مایاوتی کا ایل کے اڈوانی کے آگے ہاتھ جوڑ کر فوٹو چھاپتے ہوئے نئی دہلی کے ایک اخبار نے اس کے نیچے جو عبارت تحریر کی ہے ہم اسے نقل کر کے اپنی بات ختم کرنا چاہیں گے۔ ہر شخص کو اس میں آج کی سیاست کی اصلی تصویر اور سیاسی رہنماؤں کا حقیقی چہرہ صاف سمجھ میں آجائے گا۔" تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو" سیاست بھی عجیب کھیل ہے۔ کل تک بھارتیہ جنتا پارٹی اور بہوجن سماج پارٹی والے ایک دوسرے کا گلا دبانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ لال کرشن اڈوانی اور مایاوتی کب تک ایک دوسرے کو ہاتھ جوڑتے رہیں گے۔

"ٹاڈا ختم ہوگیا ہے" ہر شخص اس جملے کو ایسے دہرا رہا ہے کہ جیسے یہ بہت اہم بات ہے اور بس اب ہندوستان کے مظلوم عوام کی کایا پلٹ ہی ہوجائے گی ـــ دہلی کی دیواروں پر بڑے بڑے پوسٹر ان جی حضوریوں کی طرف سے چسپاں کرائے جا رہے ہیں جو اپنے